پہچانو گے تم اُنہیں ان کی علامتوں سے

بھیڑ نما بھیڑیئے

امام المناظرین مفسر قرآن
حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ لاہور

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمَاهُمْ

پہچانو گے تم انہیں ان کی علامتوں سے

بھیڑ نما بھیڑیئے

مع

ضمیمہ

مصنف

امام المناظرین مفسر قرآن حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم

جامعہ مسجد حنفیہ (صوفی صاحب والی) وسن پورہ، لاہور

باسمہ تعالیٰ

اَللّٰہُ رَبُّ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نَحْنُ عِبَادُ مُحَمَّدٍ صَلّٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَا

نام کتاب --------- بھیڑ نما بھیڑیے

مصنف --------- امام المناظرین حضرت علامہ مولانا

صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

صفحات --------- ۴۸

کمپوزنگ --------- ورڈز میکر

تعداد --------- اشاعت اوّل تا ہشتم گیارہ ہزار، نہم، دہم پانچ ہزار،

یازدہم ۳۳۰۰

تاریخ اشاعت , --------- دوازدہم ربیع الاوّل ۱۴۳۲ھ/فروری ۲۰۱۱ء

ہدیہ --------- ایصال ثواب بحق امام المناظرین

حضرت صوفی محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ودعائے خیر بحق معاونین ادارہ

نوٹ: بیرون جات کے حضرات 30 روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کر سکتے ہیں۔

ملنے کا پتا

ادارہ اشاعت العلوم

جامعہ مسجد حنفیہ المشہور صوفی صاحب والی وسن پورہ، لاہور۔

فہرست

پس منظر

ایک روز چند نوجوان جن میں ایک باریش بھی تھا مناظر اسلام حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سابق خطیب جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ کے پاس آکر کہنے لگے کہ ہم بسلسلہ ''تحفظ ختم نبوت'' مجلس عمل کے تحت ایک جلسہ کرنا چاہتے ہیں، جس میں شریک ہو کر تقریر کرنے کی آپ کو دعوت دی جاتی ہے۔ قبلہ صوفی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا کہ آج کل حکومت کی طرف سے اجتماعات اور لاؤڈ سپیکر پر پابندی ہے، اس لئے آپ جلسہ کی اجازت حاصل کریں پھر بندہ ضرور حاضر ہو جائے گا بصورت دیگر بلا وجہ قانون شکنی کے لئے بندہ تیار نہیں، اس وقت تو نوجوان قدرے گفتگو کے بعد واپس لوٹ گئے لیکن گھر جا کر مناظر اسلام علیہ الرحمۃ کے ساتھ تحریری گفتگو کا سلسلہ چھیڑ لیا جو کہ قابل مطالعہ ہونے کیوجہ سے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔

واضح رہے کہ جب ان لوگوں کا خط آیا تو اس بات کی تحقیق کی گئی کہ یہ لوگ کون ہیں تو پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر کا تعلق دیو بندی مکتب فکر سے ہے اور وہی لوگ خط لکھ رہے ہیں۔

ادارہ

وہابیوں کا پہلا خط

جناب حضرت مولانا علامہ صوفی اللہ دتا صاحب
خطیب جامع مسجد چوک ناخدا وسن پورہ، لاہور

السلام وعلیکم!

شاد باغ کی مجلس عمل کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام بسلسلہ ختم نبوت کا پروگرام بنا' طے پایا علاقے بھر کے معزز علمائے کرام جلسہ سے خطاب فرمائیں اور اپنے ایمان افروز خیالات سے لوگوں کو نوازیں' آپ کا اسم شریف ان معزز علمائے کرام میں سرفہرست تھا۔ میں اور ہماری مجلس عمل کے جنرل سیکرٹری حضرت مولانا خورشید احمد قصوری خطیب جامع مسجد آپ کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے، اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے آپ کی زیارت نصیب ہوئی، حاضر ہونے کا مدعا عرض کیا تو آپ کا ایمان افروز جواب سن کر دل باغ باغ ہو گیا کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آپ ضرور تشریف لائیں گے ایک بات آپ نے ہمارے دل کی فرمائی دوسری بات جو اصل تھی اپنے لئے فرمائی، یک دم خوشیوں کا پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا۔ ختم نبوت کا وہ مقدس نعرہ ہماری محفل سے طوطے کی طرح اڑ کر دور درخت کی شاخ پر جا بیٹھا میں سوچ میں پڑ گیا کہ خدایا یہ تیرے محبوب کی محبت اور عقیدت کا دم بھرنے والے، اپنی جان و مال، وقت آواز خطاب، غرض اپنے جسم کا ہر وہ حصہ جسے اپنے اختیار میں رکھتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نچھاور

ل اس خط میں خط کشیدہ الفاظ وہابیوں کی اُردو کے ہیں۔ (ادارہ)

کرنے والے کہلاتے ہوں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان مبارک میں ذرا سی گستاخی بھی برداشت نہ کر سکنے کا دعویٰ کرتے ہوں، حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات پاک کے ایک روپیہ کے کروڑویں حصے کی بھی جو گستاخی کرے تو یہ حضرات اس کو جان سے مار دینے کی دھمکی دیتے ہوں جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر نہ مانے (حالانکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر یا غیر حاضر ماننے سے محسن کائنات کی شان میں نہ ہی ایک رتی کا اضافہ ہوتا ہے نہ ہی ایک رتی کی کمی ہوتی ہے) والوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں، امین بلند آواز سے کہنے پر کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں، (حالانکہ بلند آواز سے یا کم آواز آمین کہنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا) حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو نہ ماننے والے کو آپ خارج از اسلام قرار دیتے ہوں (حالانکہ یہ مسئلہ ہے ہی نہیں) ہم کون ہوتے ہیں عاشق اور محبوب کے مطلق کوئی بات کرنے والے کسی نے خوب کہا ہے

بعد از خدا بزرگ تر توئی قصہ مختصر

تو عرض کرنے کا مقصد جناب مولانا علامہ حضرت مفکر اسلام جناب صوفی اللہ دتہ صاحب یہ تھا کہ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر نہ مانے وہ کافر ہے، جو آئین بلند آواز سے کہے وہ کافر ہے جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب پر ایمان نہ رکھے بقول آپ کے وہ کافر جہنمی ہے، خدا کے لئے کچھ تو سوچئے آپ وہابیوں، دیوبندیوں کے متعلق تو بہت سخت جذبات رکھتے ہیں ان کے خلاف تقریریں کرتے ہیں ان کے بزرگوں کو جہنمی کہتے ہیں ان سے مناظرے کرتے ہیں ان کے ساتھ آپ بحث فرماتے ہیں ان کو گستاخ رسول گستاخ اولیاء نہ جانے کیا کیا القابات سے نوازتے ہیں، آپ کی ہر تقریر ان لوازمات سے بھری ہوئی ہوتی ہے، مفتی محمود کو آپ مسلمان نہیں کہتے، مودودی کو آپ مسلمان نہیں کہتے، احسان الٰہی ظہیر کو

آپ مسلمان نہیں کہتے، عبدالقادر روپڑی آپ کے نزدیک کافر ہے صرف اس لئے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر نہیں مانتے آمین بلند آواز سے کہتے ہیں، علم غیب پر ایمان نہیں رکھتے، سوائے اللہ کے کسی سے نہیں مانگتے، گیارہویں کا ختم نہیں پڑھتے، اس لئے بقول آپ کے وہ کافر خارج از اسلام ہیں ان کو کافر خارج از اسلام کرنے سے پہلے نہ آپ کسی کی صفائی سننا گوارا کرتے ہوں اور ہر وقت اپنے مریدوں میں اعلان فرماتے ہوں کہ وہابیوں اور دیوبندیوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی ان کے ساتھ رشتے ناطے نہ کرو، یہ کافر ہیں، وہابی، دیوبندی، مودودی صرف اس لئے کافر ہیں کہ وہ مندرجہ بالا باتوں پر ایمان نہیں رکھتے، آپ ان کے ساتھ بائیکاٹ کر سکتے ہیں، ان کی مسجد میں جانا گناہ عظیم کا خیال کرتے ہیں ان کے ساتھ رشتے ناطے کرنا گناہ خیال کرتے ہیں صرف اس لئے کہ وہ حاضر ناظر آمین بلند آواز سے علم غیب پر ایمان نہیں رکھتے یا رکھتے ہیں، آپ ان کے خلاف اپنی زبان جس طرح چاہے استعمال کریں آپ کو کوئی خوف نہیں کوئی خطرہ نہیں، صوفی صاحب خدا کے لئے سوچئے! اگر وہابی گستاخ رسول ہیں تو آپ اُن کے پیچھے خانہ کعبہ میں جا کر کیوں نماز پڑھتے ہیں، کیا اس وقت نماز ہو جاتی ہے حالانکہ خانہ کعبہ اور مدینہ منورہ کے متولی سارے کے سارے وہابی ہیں۔ اصل بات کچھ اور تھی، مدعا یہ ہے وہابی اور دیوبندیوں کے ساتھ بائیکاٹ کر سکتے ہیں، ان کے خلاف بول سکتے ہیں تو کیا وجہ ہے امت مرزائی جنہوں نے نہ صرف سوادِ اعظم کو گندی گالیاں دیں بلکہ انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذات پاک پر بھی حملے کئے، ان کی نبوت پر ڈاکہ ڈالا، ابوبکر رضی اللہ عنہ، عمر رضی اللہ عنہ، عثمان رضی اللہ عنہ، علی رضی اللہ عنہ کی شان میں غلط الفاظ استعمال کئے، لخت جگر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں بیہودہ الفاظ استعمال کئے، سننا تو کجا خدا کی قسم سوچنا پاخانہ کھانے سے بتر ہے، کبھی مرزا نے کہا

فاطمہ رضی اللہ عنہ نے اپنی ران پر میرا سر رکھا اور کہا کہ تم مجھ میں ہو۔ کبھی مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو گوہ کا ٹھیر کہیے، کبھی علی رضی اللہ عنہ کو مردہ کہیے، مرزا نے تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا،* مرزا نے اپنے نہ ماننے والوں کو کنجریوں، زنا کاروں، بدکاروں کی اولاد اور ہمارے بزرگوں کو بیابانوں کے خنزیر، ولد حرام، کتیوں کی اولاد کہا، ہماری شریف ماؤں بہنوں کو کنجری کے نام سے موسوم کیا، ہمارے ساتھ شادی بیاہ کرنے سے مرزائیوں کو منع کیا، جنازے پڑھنے سے منع کیا، ہمارے ساتھ مرزائیوں کی نمازیں حرام، لین دین حرام پھر کیا وجہ ہے کہ اگر مسلمان حکومتِ وقت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو، کلیدی آسامیوں سے ہٹا دو اور حکومت ہماری بات نہیں مانتی ہم ملک عزیز میں ہنگامہ نہیں کھڑا کرنا چاہتے، ہم آئینی طور پر حکومت سے اپنا حق منوانا چاہتے ہیں، تمام اکابر علمائے اکرام اس میں شامل ہیں، ہر ایک کی آواز ہے کہ ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جائے، تاکہ حکومت مجبور ہو جائے اور ان کو اقلیت قرار دے دے، جبکہ تمام قادیانیوں کے خلاف ہیں پاکستان کی تمام مساجد سے اس وقت (سوائے چند ایک کے) ایک ہی نعرے ہائے احتجاج بلند ہو رہا ہے کہ مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دو، کلیدی آسامیوں سے ہٹا دو، اور اگر ہمارے مطالبے نہیں مانو گے تو ہم ان کا مکمل بائیکاٹ رکھیں گے، تمام امت اس مسئلے پر متفق ہے، علمائے اکرام تقاریر سے اپنی بات حکومت تک پہنچا رہے ہیں، عوام بائیکاٹ کر کے اپنے جذبات حکومت تک پہنچا رہے ہیں، ہم نے بھی آپ کو ایک عالم دین اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک سچا پیروکار خیال کرتے ہوئے تقریر کرنے کو کہا تھا، لیکن آپ نے ہماری بات کیوں ٹال دی؟

* مرزا نے صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ اور آلِ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ہی گستاخی نہیں کی۔

کیا آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان نہیں رکھتے ؟ اور جو ختم نبوت کا مخالف ہو اس کے خلاف جو فیصلہ سیّدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تھا کیا آپ اسے حق نہیں سمجھتے ؟ کیا آپ اس قانون کا احترام کریں گے جس کا احترام کرتے کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس پر حرف آئے یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناموس کا۔

آپ نے فرمایا ہے کہ آپ عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے کیا اُس جہان سے یہاں کی عدالتیں زیادہ سخت ہیں؟

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث پاک یاد آ گئی ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے وہ شخص ایمان دار نہیں ہو سکتا جسے اپنے بچوں سے زیادہ اپنے والدین سے زیادہ اپنے مال اور عزیز و اقارب سے زیادہ مجھ سے محبت نہیں۔

بقول آپ کے آپ قانون کا احترام کرتے ہیں' عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے اس لئے کہ آپ کو قانون توڑنے پر کوئی سزا نہ دی جائے، آپ کا وقت اتنا قیمتی ہے کہ آپ ختم نبوت کی خاطر عدالتوں کے چکر نہیں لگا سکتے ؟ آپ کی جان اتنی پیاری ہے کہ آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر بھی جیل جانا پسند نہیں کرتے، آپ ہمارے رہنما ہیں اگر آپ ہی حکومت اقتدار سے ڈر گئے اگر آپ ہی نے سنتِ حسین رضی اللہ عنہ پوری نہ کی تو ہم کیا کر سکتے ہیں ہم آپ کے بغیر کچھ حیثیت نہیں رکھتے، خدارا ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیے' ہماری قیادت کریں' ہمارے ساتھ چلیں' ہمیں ساتھ چلائیں تا کہ کچھ آخرت کا سامان کر سکیں' خط لکھنے کا مقصد آپ پر تنقید نہیں' آپ ٹوٹے چھوٹے جذبات کا اظہار کیا' اگر احسن طریقے سے اظہار نہیں ہوا تو بچہ سمجھ کر معاف فرما دیں' ورنہ آپ کو اختیار ہے جو سزا ہے دلوا دیجئے میرے خط کا جواب

ضرور ارسال فرمائیں اگر حکم ہو تو خود آ کر جواب لے جاؤں، آپ نے فرمایا تھا کہ ڈی' سی' او کا اجازت نامہ لاؤ، میں کہتا ہوں جنت میں ڈی' سی' کا اجازت نامہ لے کر اندر جائیں گے، وہاں تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اجازت نامہ ہو گا کسی ڈی' سی وی' سی سے نہ ڈریں، خدا آپ کے ساتھ ہے۔

آپ کا خیر اندیش

مسعود اختر

۱۵۸ اشاد باغ لاہور

مناظر اہلسنّت کی طرف سے
وہابیوں کے پہلے خط کا جواب

برخوردار مسعود اختر

سَلامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی!

خط تمہارا پڑھا، تمہارے جذبات سے آگاہی ہوئی، چونکہ تم نے خط میں لکھا ہے کہ میرے خط کا جواب ضرور دیا جائے لہٰذا جواب لکھ رہا ہوں ورنہ میرے نزدیک ایسے جذباتی خطوط قابلِ جواب نہیں ہوتے، کیونکہ جذبات اور تحقیق دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں، اگر تمہارے خط کا جواب کما حقہٗ دیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن جائے، صرف ضروری ضروری باتوں کا جواب حاضر ہے۔

پہلی بات:

تم نے لکھا ہے کہ:

۱- نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان مبارک میں ذرا سی گستاخی بھی برداشت نہ کرسکنے کا دعوٰی کرتے ہوں۔

۲- جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات پاک کے ایک روپیہ کے کروڑویں حصے کی گستاخی کرے تو یہ حضرات اُس کو جان سے ماردینے کی دھمکی دیتے ہوں۔

جواب: عزیزم مسعود اختر[1] یہ ہماری جذباتی رائے نہیں بلکہ دین اسلام کا اہم

---

[1] واضح رہے کہ مسعود اختر نے نام تبدیل کرکے مسعود عمر رکھ لیا ہے

مسئلہ ہے محمد ادریس دیوبندی وہابی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لکھتے ہیں:

مولوی ادریس کاندھلوی شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور کا بیان

علماء نے اتفاق کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالی بکنے والا اور ان کی شان میں تنقیص کرنے والا مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے ایسے توہین کرنے والے کا انجام امت کے نزدیک قتل ہے، جو شخص بھی اس کے کفر اور عذاب میں شک وشبہ کرے کافر ہے، اس لئے کہ کفر پر راضی ہونا بھی کفر ہے[۱]

یہ بات وہابی صاحب نے اپنے پاس سے نہیں کہی بلکہ قوانین اسلام کی دو کتابوں کا حوالہ دیا ہے[۲]

اب مسعود صاحب تم خود ہی کہو کہ یہ اسلام کا حکم صرف مرزائیوں کے لیے ہے یا کسی اور کو بھی شامل کرتا ہے۔ نہیں، نہیں اس بات میں کسی کا لحاظ نہیں۔ خواہ گستاخ مکی ہو یا مدنی، بریلوی ہو یا وہابی، دیوبندی پاکستانی ہو یا ہندوستانی سبھی اس حکم میں داخل ہیں۔ مولوی ادریس دیوبندی کا رسالہ اور دوسری دونوں کتابیں بندہ کے پاس موجود ہیں جو چاہے دیکھ لے۔

دوسری بات

تم نے لکھا ہے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر یا غیر حاضر ماننے سے محسنِ کائنات کی شان میں نہ ایک رتی کا اضافہ ہوتا ہے نہ ہی ایک رتی کی کمی ہوتی ہے۔

جواب:

مسعود صاحب اگر یہ بات جو تم نے تحریر کی، درست ہے تو تم بتاؤ اگر ہم ختمِ نبوت کے متعلق جلسے وغیرہ نہ کریں تو نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں سے

[۱] (رسالہ مسلمان کون ہے اور کافر کون ص ۳۵)

[۲] نسیم الریاض صفحہ ۳۰۷ جلد ۱۴، شرح شفا علی القاری صفحہ ۳۹۴ جلد ۲

کتنی رتیاں کم ہو جائیں گی یا روزانہ ختمِ نبوت کی رٹ لگا کر ہم نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ اعلیٰ میں کتنی رتیوں کا ضافہ کرتے ہیں' بلکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اگر ساری کائنات آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے' کوئی بھی منکر و کافر نہ رہے' تو آپ کی شان میں ایک رتی برابر بھی اضافہ نہ ہوگا اور اگر ہم اور دوسری تمام کائنات آپ کا کلمہ پڑھنا چھوڑ دے اور سب کے سب معاذ اللہ کافر ہو جائیں تو آپ کی شان میں ایک رتی تو کیا' رتی کا کروڑواں حصہ بھی کمی نہ آئے گی۔ یہ تو ہم دنیا کے کتوں کا حال ہے کہ جس کی طرف دو چار غنڈے زیادہ ہو جائیں وہی عزت والا اور دوسرا ذلیل۔ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایسی باتوں سے بلند و بالا ہیں۔ باقی رہا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ماننا اور نہ ماننا۔ سو اے برخوردار! تم یہ سوچو کہ اگر کوئی کسی فرد کے وصفِ کمال کا انکار کرے اُس کے انکار سے موصوف کی شان میں فرق تو نہیں آئے گا لیکن منکر کا انکار موصوف کے لیے باعثِ اذیت ضرور ہوگا اور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت دینا دردناک عذاب کا مستحق بنا دیتا ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پہنچانے والے کا انجام از روئے قرآن:

قرآن فرماتا ہے: وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۝[1]

ترجمہ: جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

اب تمہیں حق حاصل ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف جمیلہ کا اقرار کرو یا انکار' اگر دلائل کی ضرورت محسوس ہو تو فقیر کی خدمات حاصل ہیں۔

---

[1] سورۃ توبہ آیت نمبر ۶۱ ع ۱۴

بلند آواز سے آمین کہنے والا کافر نہیں ہو سکتا

تیسری بات:

تم نے لکھا ہے کہ آمین بلند آواز سے کہنے والے کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیں۔

جواب:

مسعود صاحب اس بات میں تمہیں کسی نے بہکایا ہوا ہے اگر تم اور تمہارے حواری مل کر ہماری کسی کتاب یا کسی مسلم شخصیت کا فتوئی دکھا دیں کہ جو آمین بلند آواز سے کہے وہ کافر ہے تو بندہ فی حوالہ دس روپے تمہیں بطور انعام پیش کرے گا۔

اعتراض دربارۂ علم غیب اور اس کا جواب

چوتھی بات:

تم نے لکھا ہے کہ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم غیب کو نہ مانے وہ خارج از اسلام قرار دیا جاتا ہے، حالانکہ یہ مسئلہ ہی نہیں۔

جواب:

مسعود صاحب یہ مسئلہ کیوں نہیں بلکہ یہی تو ایک بنیادی مسئلہ ہے لفظ نبی کا معنی ہی غیب کی خبر دینے والے کے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطائی علم غیب کو نہیں مانتا وہ تو آپ کی نبوت کا ہی منکر ہے اور سارے قرآن کا منکر ہے۔

دلیل علم غیب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (النحل آیت 89)

ترجمہ:

ہم نے آپ کی طرف کتاب اتاری ہے جو ہر شے کا روشن بیان ہے۔

قرآن تمام علوم پر حاوی ہے خواہ غیبی ہوں یا موجودہ حاضرہ اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عالمِ قرآن ہونا کہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں، اس کا منکر بھی کافر ہے۔ مسعود میاں! تم عجیب انسان ہو مرزائی ایک آیت کا مفہوم بگاڑ کر پیش کریں یعنی خاتم النبیین کی آیت کے منکر ہیں، کوئی مرزائی یہ نہیں کہتا کہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتا صرف مفہوم کو بگاڑتے ہیں ان کے پیچھے تو لٹھ لئے پھرتے ہو، مگر خود علم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار کر کے سارے قرآن اور آپ کی نبوت کے منکر ہو کر بھی دین اسلام کے علمبردار کہلاتے ہو، اس مسئلہ پر بھی دلائل بذمہ فقیر ہیں۔

پانچویں بات:

تم نے چند مولویوں کے نام لکھ کر کہا ہے کہ تم ان کو مسلمان نہیں سمجھتے ہو۔

جواب:

مسعود میاں! تم ان کی حقیقت حال سے ناواقف ہو اس لئے اس کے تحریر کرنے میں تم معذور ہو بندہ ان کے چند عقائد کو جو ان کی مُسلّمہ کتابوں میں درج ہیں تمہارے سامنے پیش کر دیتا ہے، فیصلہ خود کر لیں۔

عقیدہ نمبر ۱: مسٹر مودودی کا "فرمان" کہ انبیاء اولیاء شہداء صالحین مردہ ہیں

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ○ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ الآیہ۔

ترجمہ: اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں بلکہ خود مخلوق ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ۔

اس آیت میں اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے مراد انبیاء، اولیاء، شہداء صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی معتقدین داتا، مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز، گنج بخش اور نا معلوم کیا کیا قرار دے کر اپنی حاجت روائی کے لئے پکارنا شروع کر دیتے ہیں۔ (تفہیم القرآن، جلد ۲ ص ۵۳۳)

مسعود میاں! یہ عبادت مودودی صاحب کی گوہر افشانیوں میں سے ایک ہے جس جماعت کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مردہ ہوں جس جماعت کے راہبر کے نزدیک شہداء بھی مردہ ہوں ان کے متعلق تم خود ہی فیصلہ کر لو کہ وہ لوگ کون ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مردہ کہہ کر پھر ختم نبوت کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں، جب ذات موصوف ہی باقی نہیں تو اوصاف کہاں، شہداء کو مردہ کہنا قرآن کی نص صریح کا انکار ہے ایک نہیں بلکہ دو آیتوں کا انکار، سبحان اللہ پھر بھی پکے مومن۔

حالانکہ یہ آیت جس پر مودودی صاحب نے گوہر افشانی فرمائی ہے مشرکین اور ان کے بتوں کے متعلق ہے لیکن مودودی کے نزدیک پوری امت سوائے چند وہابیوں کے مشرک اور انبیاء اولیاء شہداء، بت اور مردے بے جان۔ یہ ہے جماعت پکی اور سچی اسلامی۔

اب آئیں دیوبندی وہابیوں کی طرف جن میں سے ایک مفتی محمود صاحب بھی ہیں۔

عقیدہ نمبر ۲: بانی مدرسہ دیوبند قاسم نانوتوی لکھتا ہے کہ زمانہ نبوی کے بعد بھی کوئی اور نبی پیدا ہو سکتا ہے

دیوبندیوں کے جد اعلیٰ قاسم نانوتوی صاحب لکھتے ہیں۔

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔ (تحذیر الناس ص ۲۵)

کیا دیوبندی اس قول کے قائل کو مسلمان سمجھتے ہیں یا کافر اگر یہ مسلمان ہے تو مرزائی کافر کیوں حالانکہ دین اسلام کا مسئلہ ہے کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کا پیدا ہونا محال قطعی اور قرآن کا انکار ہے لیکن دیوبندی ختم نبوت کے ٹھیکیداروں کا حال خود ملاحظہ فرمالو۔

دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کا شہید اسماعیل دہلوی لکھتا ہے کہ:

عقیدہ نمبر ۳ نماز میں بیل اور گدھے کا خیال نبی کے خیال سے بہتر ہے:

از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود بہتر است وصرف ہمت بسوئے شیخ وا مثال آں از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند بچندیں مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود است!

مسعود صاحب! یہ فارسی عبارت اس قدر گندی ہے جس کا تصور کرنا گوبر کھانے کے برابر ہے۔ اس لئے بندہ نے اس کا اردو ترجمہ نہیں کیا تم کسی فارسی دان سے پڑھا کر خود سمجھ لینا میں اس کا ترجمہ اپنے قلم سے ہرگز نہیں لکھ سکتا۔ اور سنئے۔

۱؎ صراط مستقیم ص ۸۶

عقیدہ نمبر ۴ اللہ کی شان کے آگے نبی ﷺ چمار سے بھی ذلیل ہے:

دیوبندیوں کے شہید صاحب فرماتے ہیں۔

ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

(تقویۃ الایمان ص ۱۱)

پھر لکھتا ہے:

ہمارا جب اللہ خالق ہے اور اس نے ہم کو پیدا کیا تو ہم کو بھی چاہیے کہ اپنے کاموں میں اسی کو پکاریں اور کسی سے ہم کو کیا کام، جیسے جو کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا ہو تو وہ اپنے ہر کام میں علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر۔ (تقویۃ الایمان ص ۱۴)

مسعود صاحب! اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر بتائیں بادشاہ تو اللہ تعالیٰ ہوئے اور چوہڑے چمار کون ہوئے، تف ہے ایسے اسلام پر۔

اگر دیوبندیوں وہابیوں کی تمام خرافات تحریر کروں تو ایک دفتر درکار ہے، عبرت کے طور پر اتنا ہی کافی ہے۔

اب سنئے غیر مقلد وہابیوں کی جن میں عبد القادر روپڑی اور احسان الٰہی ظہیر صاحب شامل ہیں، تقویۃ الایمان کی عبارتوں کے غیر مقلد وہابی بھی معتقد ہیں کیونکہ صاحب تقویۃ الایمان ان کے بھی مسلم بزرگ ہیں، اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے متعلق ان کا عقیدہ ملاحظہ ہو۔

عقیدہ نمبر ۵: اللہ تعالیٰ (معاذ اللہ) جھوٹا اور ظالم ہو سکتا ہے:

وحید الزماں غیر مقلد وہابی لکھتا ہے۔

یَقْدِرُ عَلَی الظُّلْمِ وَالْکِذْبِ — اللہ تعالیٰ ظلم کر سکتا ہے اور جھوٹ بول سکتا ہے۔ (کنز الحقائق ص ۶)

غیر مقلد وہابیوں کا خدا جھوٹا اور ظالم بھی ہو سکتا ہے۔

عقیدہ نمبر۶: سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے:

ان ہی وہابیوں کا شیخ الاسلام ابن تیمیہ لکھتا ہے

اَلْمُسَافِرَ لِزِیَارَۃِ قُبُوْرِ الْاَنْبِیَاءِ عَلَیْھِمُ السَّلَامُ وَغَیْرِھَا لَا یَقْصِرُ الصَّلٰوۃَ فِیْ ھٰذَا السَّفَرِ لِاَنَّہٗ مَعْصِیَۃٌ (فتاوی ابن تیمیہ جلد ۲ص ۶)

ترجمہ: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور اولیاء کے مزارات کی طرف سفر کر کے جانے والا اس سفر میں نماز قصر نہ کرے کیونکہ یہ سفر گناہ ہے۔

غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہ انور کی طرف سفر کرنا گناہ ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا○ (سورہ نساء آیت نمبر ۵ پ ۵)

ترجمہ: اگر لوگ اپنی جانوں پر ظلم کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر اللہ سے بخشش مانگیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی ان کے لئے بخشش مانگیں تو اللہ تعالیٰ کو معاف کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔

مسعود صاحب! روضہ انور پر حاضری کیا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری نہیں؟ اگر نہیں تو وہابی بتائیں کہ اب لوگ آپ کی خدمت میں حاضر کس جگہ ہوں، اگر روضہ انور پر حاضری ہی آپ کی خدمت میں حاضری ہے تو کیا وہابی قرآن کے منکر نہیں؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضری کو گناہ سمجھنے والو! ختم نبوت

کی رٹ تمہیں کیا فائدہ دے گی۔

عقیدہ نمبر ۷: مسلمانوں پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضہ انور گرانا واجب ہے (معاذ اللہ)

غیر مقلد وہابیوں کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا روضۂ انور گرا کر زمین کے ساتھ ہموار کر دینا واجب ہے، نواب نور الحسن ابن نواب صدیق حسن غیر مقلد وہابی لکھتا ہے۔

برابر ساختن بخاک واجب است بر مسلمین بدوں فرق در آنکہ گور پیغمبر باشد یا غیر اوٗ (عرف الجادی ص ۶۰)

مسلمانوں پر واجب ہے کہ قبروں کو زمین کے ساتھ برابر کر دیں اور اس میں پیغمبر اور غیر کی قبر کا کوئی فرق نہیں۔

مسعود صاحب! یہ جو کچھ میں نے رکھا ہے یہ ان بدعقیدہ لوگوں کی مختصری کہانی ہے اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ کیا صرف مرزائی ہی مخالفت کے قابل ہیں یا یہ تمام گندے عقائد والے گروہ؟ جس انسان کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سچا اور پکا ایمان ہے اس کو ہر اس انسان سے جو اللہ تعالیٰ، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام کا دشمن ہو اس کے ساتھ دشمنی رکھنی چاہیے اور یہی محبت کا صحیح تقاضا ہے۔

تم نے جو اپنے خط کے آخر میں اپنے آپ کو میرا خیر اندیش لکھا ہے کہ اگر تم اس قول میں سچے ہو یعنی حقیقتاً میرے خیر خواہ ہو تو تمہیں چاہیے کہ میرے تحریر کردہ وہابیوں کے عقیدوں کو دلائل کے ساتھ وہابی علماء سے اسلامی عقائد ثابت کرا دو تاکہ میں وہابیوں کی مخالفت سے باز آؤں کیونکہ عقائد حقہ کی مخالفت کرنا کسی حلال زادے کا کام نہیں اگر تم ایسا نہ کرو گے تو اپنے قول اور فعل میں جھوٹے ثابت ہو جاؤ گے۔

چھٹی بات:

باقی تم نے جو یہ لکھا ہے کہ اگر وہابی گستاخ رسول ہیں تو خانہ کعبہ میں جا کر ان

کے پیچھے نمازیں کیوں پڑھتے ہو؟

جواب: مسعود صاحب! یہ تمہاری صرف خوش فہمی ہے تم اتنا سوچو کہ جو لوگ بد عقیدہ لوگوں کی شکل وصورت سے متنفر ہوں وہ ان بد عقیدہ لوگوں کو اپنا امام کیسے بنا سکتے ہیں ان کے پیچھے یہاں اور وہاں وہی لوگ نمازیں پڑھتے ہیں جو ان کی بد باطنی سے بے خبر ہیں۔ ہمارے بزرگ مولانا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اچھرے والے مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ لائل پوری (فیصل آباد)، مفتی احمد یار خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ گجرات والے اور دوسرے باخبر علماء جن کو اچھی طرح وہابیوں کے عقائد کا مطالعہ ہے انہوں نے نہ کبھی یہاں نہ وہاں ان کے پیچھے نماز پڑھی بلکہ وہاں بھی جا کر اپنی جماعتیں علیحدہ کراتے رہے ہیں۔

<u>ساتویں بات:</u>

اور تم نے جو یہ لکھا ہے کہ میں نے کہا ہے کہ تم میرے جلسے کے لئے ڈی سی کا اجازت نامہ لاؤ میں کہتا ہوں جنت میں ڈی سی کے اجازت نامہ سے جائیں گے؟

جواب: تمہارا یہ سوال بالکل بیہودہ اور نظام حکومت سے ناواقفی کی بناء پر ہے۔ مسعود صاحب تمہیں یہ نہیں پتہ کہ کوئی مواحد یا مشرک سنی ہو یا وہابی، عالم ہو یا جاہل چاہے احمد علی جیسا وہابی قطب زماں ہی کیوں نہ ہو بغیر حکومت کی منظوری کے حج جیسا عظیم الشان فریضہ نہ ادا کر سکے اور نہ ہی کر سکتے ہیں۔ اگر تم ایسے ہی پکے سچے ایماندار ہو تو حج کے لئے بغیر حکومت کی اجازت کے جا کر دکھاؤ تو یہی سوال تم پر بھی کیا جا سکتا ہے کہ خدا نہ کرے اور نہ ہی کرے گا اگر بالفرض محال گستاخوں کو جنت نصیب کرے تو کیا وہاں کے لئے بھی انہیں حکومت کے پرمٹ کی ضرورت ہے جو تمہارا جواب ہے وہی میرا جواب ہے۔

آخری گزارش:

تم سے میری آخری گزارش یہ ہے کہ تم ایک ایسا جلسہ منعقد کرو جس میں مرزائیوں سمیت تمام دشمنان اسلام گروہوں کے چہروں سے نقاب اٹھایا جائے۔ اس کے لئے اعلان کرو اور پھر میری خدمات حاصل کرو، پھر چاہے کچھ بھی ہو بندہ بہر حال اس خدمت کے لئے تیار ہے میری جرأت کا امتحان بھی ہو جائے گا اور تمہارے اسلام کے سچے خیر خواہ ہونے کا پتہ بھی چل جائے گا۔ ایسے جلسوں میں جن میں کسی ایک دشمن کی پٹائی کی جائے اور دوسرے جو ویسے ہی دشمن اسلام ہیں اور ان سے اغماض کیا جائے میرے جیسے انسان کا شریک ہونا ناممکن ہے کیونکہ میں سمجھتا کہ جن لوگوں کا یہ عقیدہ ہو کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہنے والے لوگ سفید نہیں بلکہ کالے کافر ہیں[1] ان لوگوں کی سیرت پر پردہ ڈالنا اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے غداری ہے۔

فقط

محمد اللہ دتا وسن پورہ، لاہور

---

[1] فتویٰ ملحقہ کتاب بلغۃ الحیران از حسین علی واں بچھروی

مناظر اہلسنّت کے جوابی خط کے جواب میں

وہابیوں کا دوسرا خط

جناب حضرت مولانا علامہ مفکر اسلام قبلہ صوفی اللہ دتا صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'

آپ کا نوازش نامہ ملا بہت سے شکوک وشبہات دور ہوئے بعض نئی باتیں معلوم ہوئیں چند ایک سوال ایسے ہیں جن کا جواب آنے کے بعد ممکن ہے، آپ کے ساتھ کھڑا ہوسکوں، میری رہنمائی کے لئے مزید تکلیف فرمائے اللہ جزائے خیر دے۔

نمبر ۱: آپ نے دیوبندیوں اور وہابیوں کے بارے میں لکھا ہے، یہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔

کیا ایک شخص جو قاسم نانوتوی وغیرہ کو پہلے نہ جانتا ہو پھر ان کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے بعد انہیں مسلمان سمجھے کیا وہ مرتد ہے اور ایسے شخص کا قتل واجب ہے؟

نمبر ۲: وہابیوں اور دیوبندیوں کے پاس بیٹھنے والے ان کے ساتھ سلوک اور مروت کرنے والے ان کے ساتھ جلسوں میں شرکت کرنے والے ان کے گھروں میں جا کر ان سے ووٹ مانگنے والے، آپ کے نزدیک کافر ہیں یا مسلمان' اگر کافر ہیں تو ان کا شرعی حکم کیا ہے اور اگر مسلمان ہیں تو ایسے بے غیرت مسلمانوں کے پیچھے نماز ہوجاتی ہے؟

اگر آپ کے نزدیک وہابیوں اور دیوبندیوں کے ساتھ مروت کرنے والے اور ہم پیالہ اور ہم نوالہ بے غیرت مسلمانوں کے پیچھے نماز نہیں ہوتی؟ تو کیا آپ اس بات کا اعلان کرنے کے لئے تیار ہیں؟

نمبر ۳: دیوبندی وہابی بقول آپ کے مرزائیوں سے زیادہ بدتر ہیں کیونکہ یہ لوگ سینکڑوں آیتوں کا انکار کر رہے ہیں، برخلاف مرزائیوں کے جو صرف ایک آیت کے منکر ہیں۔ کیا آپ ہمیں فتوئ دیتے ہیں کہ ہم حکومت سے مطالبہ کریں کہ پہلے وہابیوں اور دیوبندیوں کو غیر مسلم قرار دیا جائے اگر آپ اس مطالبے سے اتفاق کرتے ہوں تو برائے کرم اس مطالبے کا مسودہ تیار کر دیجئے، اپنے خرچ پر اس کو چھپوانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے امید ہے کہ آپ جلد از جلد ان سوالوں کا دوٹوک جواب دے کر کسی ایچ پیچ کے بغیر میری تسلی کریں گے اور میری طرح لاکھوں گمراہی میں پھنسے ہوئے مسلمانوں کو صراط مستقیم دکھائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور میری نجات کا وسیلہ بنیں۔ فقط

آپ کا خیر اندیش

محمد مسعود اختر، ۱۵۸ اشاد باغ

اقبال برادرز، لال حویلی اکبری منڈی

لاہور

مناظر اہلسنّت کی طرف سے وہابیوں کے

جوابی خط نمبر ۲ کا جواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ سَلَامٌ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی ۔

برخوردار مسعود اختر صاحب:

بدعقیدہ لوگوں سے بحث مباحثہ بندہ کا محبوب ترین مشغلہ ہے لیکن عرصہ دراز سے دیوبندی وہابیوں سے ان کے عقائد پر مباحثہ کا موقع نہیں ملا ایک تو ان دیوبندی وہابیوں کو خود جرأت نہیں کہ اپنے عقائد کو میدان میں آکر عقائد اسلامیہ ثابت کرسکیں، دوسرے ارباب حکومت نے بھی مذہبی مباحثات پر پابندی لگا رکھی ہے، آپ کا پہلا خط ملنے پر بڑی خوشی ہوئی تھی کہ کوئی زندہ دل وہابی ہے کہ تحریری طور پر خوب بحث ہوگی کہ وہابیوں کے عقائد اسلامیہ ہیں یا نہیں لیکن دوسرا خط موصول ہونے پر وہ خوشی بھی مایوسی میں تبدیل ہو کر رہ گئی کیونکہ آپ اور آپ کے حواری مولویوں نے اصل بحث کی طرف رخ کرنے سے اس طرح پرہیز کیا ہے جیسا مرزا کی امت مسلمانوں سے پرہیز کرتی ہے۔

مسعود میاں! آپ نے پہلے خط میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عطائی علم غیب اور حاضر ناظر ہونے کا انکار کیا اور بندہ پر بالکل بے بنیاد الزام تراشے تھے جن کو

بندہ مانند خاک ہوا میں اڑا دیا خیال تھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم پاک اور مسئلہ حاضر و ناظر پر بحث ہوگی کیونکہ یہ مسئلے تمہارے نزدیک اسلام سے تعلق ہی نہیں رکھتے اور لکھا تھا کہ ان عقائد کو اسلامی ثابت کریں تاکہ بندہ وہابیوں کی مخالفت سے توبہ کرے، لیکن میری تحریر کردہ عبارتیں بھی شیرِ مادر سمجھ کر نوش فرمالی گئیں، خیال تھا کہ ان عقائد کو اسلامی ثابت کرو گے یا ان کا انکار کرو گے لیکن آپ کے خط نے ثابت کر دیا کہ ان عقائد وہابیہ کو عقائد اسلامیہ ثابت کرنا پوری دنیا کے وہابیوں کی طاقت سے باہر ہے اور ان کا انکار بھی نہیں کر سکتے کیونکہ ان کے اکابر کی تمام کتابیں بندہ کے پاس موجود ہیں۔

مسعود صاحب! فی الواقع اگر آپ حق کے متلاشی ہیں تو وہابی علماء اور مجھے کسی میدان میں طلب کرو پھر دنیا خود فیصلہ کرے گی کہ اسلام کا خیر خواہ اور بد خواہ کون ہے اگر میدان میں آنے سے کوئی مجبوری مانع ہو تو کسی ایک دو نہیں بلکہ دس بیس وہابی علماء کے گروہ کو عقائد پر تحریری مباحثہ کرنے کو آمادہ کریں بندہ ہر وقت تیار ہے۔

فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَ لَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ ۚ أُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں تیار رکھی ہے کافروں کے لئے۔

باقی جو تم بار بار رٹ لگاتے ہو کہ تم فلاں کو کافر کہتے ہو فلاں کو کافر کہتے ہو مسعود صاحب! کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا اور نہ کسی کو کافر بناتا ہے نہ بنا سکتا ہے، اس مسئلہ کو آپ کے گھر سے ہی وضاحت کے ساتھ بیان کروا دیتا ہوں سنئے!

علماء کسی کو کافر نہیں بناتے

ادریس کاندھلوی دیوبندی وہابی لکھتا ہے:

حضرت حکیم الامت (الوہابیہ) مولانا اشرف علی تھانوی فرمایا کرتے تھے کہ علماء کسی کو کافر نہیں بناتے اور نہ کوئی کسی کو کافر بنا سکتا ہے کافر تو خود اپنے قول و فعل سے بنتا ہے البتہ علماء اس کو یہ بتا دیتے ہیں کہ اس قول اور فعل سے آدمی کافر ہو جاتا ہے کافر بنانا علماء کے اختیار میں نہیں اور بتا دینا جرم نہیں۔ (مسلمان کون ہے اور کافر کون ص ۱۱)

جناب مسعود صاحب! میں کسی کو کافر نہیں بناتا بلکہ وہ باتیں بتاتا ہوں جو انسان کو کافر بنا دیتی ہیں۔ یہ کوئی جرم نہیں بلکہ ایمانداروں کی خیر خواہی ہے کیا تم اپنے حکیم کے حکم و فیصلہ کے بعد بھی کافر بنانے کا الزام مجھ پر رکھو گے، جو عبارتیں بندہ نے خط میں تحریر کی ہیں آپ ان کو قرآن و حدیث کے دلائل کے ساتھ اسلامی ثابت کر دیں بندہ توبہ کرلے گا اگر تم ان کو اسلامی عقائد نہ ثابت کر سکو تو ان باتوں سے خود فیصلہ کرو کہ یہ باتیں انسان کو دائرہ اسلام میں داخل کرتی ہیں یا خارج کرتی ہیں میرے اوپر بوجھ کیوں ڈالتے ہو۔

میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ دیوبندی وہابی علماء اس بات پر آمادہ ہوں کہ ان کے عقائد پر میدان میں بحث ہو یا تحریری طور پر بندہ ان کے عقائد بیان کرتا جائے گا وہ دلائل سے ان عقائد کو اسلامی ثابت کر کے جائیں تو میں توبہ کرلوں گا اگر وہ میرے بیان کردہ دیوبندی عقائد کو اسلامی ثابت نہ کر سکیں تو وہ توبہ کرلیں حق کے متلاشیوں کا یہی شیوہ ہے۔

باقی جو تم نے لکھا ہے کہ تم یہ فتویٰ دے دو تم وہ فتویٰ دے دو ہم حکومت سے یہ مطالبہ کریں ہم حکومت سے وہ مطالبہ کریں مسعود صاحب اگر تمہیں مطالبوں کا بہت

شوق ہے اور حکومت ماشاء اللہ تمہارے مطالبات خوب مانتی ہے تو آپ حکومت سے یہ مطالبہ کریں کہ اہلسنّت و جماعت کے مقابلہ میں جتنے فرقے ہیں سب کو میدان میں جمع کرے اور ان کا اہلسنّت و جماعت سے میچ کروائے اور ٹکٹ لگوا کر دیکھے تو حق و باطل کس طرح چھٹتا ہے پھر جو خارج از اسلام ثابت ہو جائے اس کے ساتھ مسعود اختر کے شوق کے مطابق فیصلہ دے۔

مسعود صاحب جن لوگوں کی حمایت میں آپ ان کا ساتھ دے رہے ہیں، کیا وہ اہلسنّت و جماعت کو کافر و مشرک نہیں کہتے لیجئے سنئے۔

دیوبندیوں کی کفر و شرک کی مشین

اشرف علی تھانوی نے بہشتی زیور میں لکھا ہے کہ

عقیدہ نمبر۸:

علی بخشش، حسین بخش، عبدالنبی نام رکھنا شرک ہے۔ (بہشتی زیور حصہ پہلا ص۳۲)

تفسیر بلغۃ الحیران جو کہ رشید احمد گنگوہی کے شاگرد حسین علی واں بھچراں والے کی ہے اس کے آخر میں ہمارے (اہلسنّت و جماعت) کے عقائد کی فہرست بنا کر یوں لکھا ہے۔

عقیدہ نمبر۹:

انبیاء اولیاء کو دور سے پکارنا یہ خیال کر کے کہ وہ سنتے ہیں۔

عقیدہ نمبر۱۰:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حاضر ناظر جاننا۔

عقیدہ نمبر۱۱:

یا شیخ عبدالقادر جیلانی کا وظیفہ پڑھنا۔

ان عقائد باطلہ پر مطلع ہو کر انہیں کافر مرتد ملعون جہنمی نہ کہنے والا بھی ویسا ہی مرتد کافر ہے پھر اس کو جو ایسا نہ سمجھے وہ بھی ایسا ہی ہے۔

پھر لکھا ہے۔

ایسے عقائد والے کالے کافر ہیں ان کا نکاح کوئی نہیں سب زانی ہیں۔

(فتاویٰ ملحقہ بلغۃ الحیران ص ۴)

فتاویٰ رشید اور تقویۃ الایمان تو ان باتوں سے بھرے پڑے ہیں۔

جناب مسعود صاحب! میری طرف سے آپ کو اجازت ہے کہ اگر آپ اپنے عقائد کو عقائد اسلامیہ ثابت نہیں کر سکتے تو جن عقائد کی بناء پر دیو بندی وہابی اہلسنت و جماعت کو کافر، مرتد، ملعون جہنمی اور حرام زادے کہتے ہیں انہیں عقائد کو موضوع بحث بنا کر میدان میں اتر آؤ، اگر ہمارے عقائد قرآن وحدیث صحابہ اور اولیاء کرام سے عقائد کفریہ ثابت کردو۔ بندہ توبہ کرلے گا۔ اگر میں ان ہی دلائل سے ان عقائد کو عقائد اسلامیہ ثابت کردوں تو دیو کے بندے وہابی تائب ہو جائیں۔

میرا زندگی بھر کا تجربہ ہے کہ باطل کبھی حق کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا اور بندہ نے مرزائی، دیو بندی، وہابی، غیر مقلد وہابی اور شیعہ حضرات کا زور بازو خوب آزمایا ہوا ہے جب تک جسم میں جان ہے اِن سے قوت آزمائی کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں میں سوال گندم اور جواب جو دینے والوں کو خوب جانتا ہوں۔

دوٹوک فیصلہ:

نمبر ۱۔ بندہ کے اس جواب کا جواب صرف یہ ہے کہ دیو بندی وہابیوں کی طرف سے ان کے عقائد پر بحث کرنے کا بندہ کو تحریری دعوت نامہ دیا جائے اور اس پر وہابیوں کے ذمہ دار علماء کے دستخط ہوں اور مناظر بھی نامزد کر دیا جائے تا کہ اس سے تحریری طور پر شرائط طے کر لی جائیں۔

۲- اگر وہابی علماء اپنے عقائد پر تحریری مناظرہ کرنے پر تیار نہ ہوں تو اہلسنت و جماعت کے عقائد پر مباحثہ کا تحریری دعوت نامہ بندہ کے نام لکھ دیں مباحثہ کے اختتام پر فریقین کے عقائد اور دلائل کتابی شکل میں شائع کر دیئے جائیں گے تا کہ آئندہ نسل کے لئے سند رہے کہ عقائد کفریہ کس گروہ کے ہیں۔

دعوت مناظرہ کے سوا کوئی جواب مسموع نہ ہوگا اس لئے کوئی غیر ضروری جواب لا کر رسوا نہ ہو۔

وہابیوں کی طرف سے دعوت مباحثہ کا منتظر

محمد اللہ دتا وسن پورہ، لاہور

نوٹ:

تہذیب کے دائرے میں رہ کر آپس میں تحریری گفتگو کرنے پر کوئی پابندی نہیں کیونکہ یہ تو صرف خط و کتابت ہے بشرطیکہ انسانی شرافت کو ملحوظ رکھا جائے۔ لہذا کوئی بہانہ بنا کر راہ فرار اختیار کرنے کی کوشش نہ کی جائے' بات صرف توبہ کر کے اپنی آخرت سنوارنے کی ہے اس کا حکومت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ کسی کو اقلیت قرار دلوانا تو ایک سیاسی مسئلہ ہے کیونکہ اس کی غرض صرف حکومت کی کلیدی آسامیوں سے اقلیت کو دور رکھنا ہے اس کا بندہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں' تم لوگ تو اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ عوامی حکومت کا معنی ہی یہ ہے کہ حاکم ہر قسم کے عوام کا خیر خواہ ہو' چاہے وہ مذہب کے لحاظ سے کچھ بھی ہوں' بندہ آپ کو مذہب سے بھاگ کر سیاست کی طرف ہر گز نہیں جانے دے گا مذہب صرف نجات اُخروی کے لئے ہے، موجودہ سیاست صرف دنیوی اغراض کے لئے ہے کسی کو اقلیت قرار دلوانا اس بات کی دلیل نہیں کہ آپ نے اسے مؤمن بنا دیا ہے عاقبت پھر بھی اس کی گندی ہی رہے گی۔

محترم قارئین!

اس خط کے بعد دیوبندی وہابی کچھ ایسے سو گئے گویا کہ سانپ ہی سونگھ گیا اب ذرا دیوبندیت کا نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

عقیدہ نمبر ۱۲: ہدایت ونجات رشید احمد گنگوہی کی اتباع پر موقوف ہے:

سیّد الطائفہ الدیوبندیہ رشید احمد گنگوہی کا فرمان:

سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور میں بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر زمانہ میں ہدایت ونجات موقوف میری اتباع پر ہے۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۱۷)

قارئین حضرات! غور فرمادیں اس عبارت سے نبوت کے دعویٰ کی بو نہیں آتی؟ حالانکہ اس زمانہ میں ہدایت اور نجات صرف اور صرف سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع پر موقوف ہے۔ کیونکہ جب تک متبوع معصوم عن الخطا نہ ہو اس پر ہدایت و نجات موقوف نہیں ہو سکتی اب اس نجات دہندہ (رشید احمد گنگوہی) کی پاکیزگی ملاحظہ ہو۔

دیوبندی امام ربانی کی حالت جنابت کا حال:

رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

ایک زمانہ میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شوق مجھ پر اس قدر غالب ہوا کہ کھانا پینا کم ہو گیا...... آخر کچھ دنوں بعد حالت جنابت میں کیا دیکھتا ہوں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مونڈھے پر رونق افروز ہیں۔ (تذکرۃ الرشید جلد ۲ ص ۳۱۷)

سبحان اللہ یہ شرف وکمال دیوبندیت میں ہے کہ ناپاکی کی حالت میں زیارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دعویٰ۔

دیوبندی امام ربانی اور مدرسۂ دیوبند کے بانی کی عجیب کہانی:

اور سنیئے رشید احمد گنگوہی صاحب فرماتے ہیں:

میں نے ایک بار خواب میں دیکھا تھا کہ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب عروس کی صورت میں ہیں اور میرا ان سے نکاح ہوا ہے سو جس طرح زن و شوہر میں ایک کو دوسرے سے فائدہ پہنچتا ہے اسی طرح مجھے ان سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہنچا ہے۔

(تذکرہ الرشید جلد ۲ ص ۲۸۹)

یہ ہے دیوبندی مینار جس کی اتباع میں نجات ہے۔

مذکورہ بالا حوالے میں خواب دیکھنے والا رشید احمد گنگوہی ہے اور دلہن بننے والا قاسم نانوتوی جو کہ مدرسہ دیوبند کا بانی ہے۔ انہیں کے متعلق دیوبندی امت کا حکیم اشرف علی تھانوی لکھتا ہے کہ:

رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی کی محبت بھری کہانی دیوبندی حکیم الامت کی زبانی

حضرت والد ماجد مولانا حافظ محمد احمد صاحب وعم محترم مولانا حبیب الرحمن صاحب نے بیان فرمایا کہ ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی اور حضرت نانوتوی کے مرید اور شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت گنگوہی نے حضرت نانوتوی سے محبت آمیز لہجہ میں فرمایا کہ یہاں ذرا لیٹ جاؤ۔ حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے۔ مگر حضرت نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے حضرت بھی اسی چارپائی پر لیٹ گئے اور مولانا کی طرف کو کروٹ لے کر اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا (نانوتوی) ہر چند فرماتے ہیں کہ میاں کیا کر رہے ہو یہ

لوگ کیا کہیں گے حضرت (گنگوہی) نے فرمایا: لوگ کہیں گے کہنے دو۔[1]

اب قارئین حضرات خود فیصلہ فرمائیں کہ گنگوہی صاحب نانوتوی صاحب کو چارپائی پر لٹا کر کیا کر رہے تھے جس پر نانوتوی صاحب کو یہی فکر لاحق ہوئی کہ "لوگ کیا کہیں گے"، مگر گنگوہی صاحب عشق بازی میں اس قدر رفنا تھے کہ ان کو لوگوں کی پرواہ ہی نہ تھی۔ یہ ہیں بانیان دیوبندی مسلک جن کے گورو گھنٹالوں کا یہ حال ہے ان کے چیلوں کے متعلق آپ خود ہی اندازہ فرمالیں۔ یہ تو تھا دیوبندی تصوف کا نمونہ، اب چند عقائد ملاحظہ فرمائیں، دیوبندی علماء ممبروں پر جلسوں میں سٹیجوں پر اور ہر مجلس میں اس بات کا خوب رٹ لگاتے ہیں کہ سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے جیسے بشر ہی ہیں لیکن رشید احمد گنگوہی کے متعلق ان کا عقیدہ سنیئے لکھا ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہنے والے رشید احمد گنگوہی کو فرشتہ مانتے ہیں:

ہر اہل بصیرت صاحب ذوقِ سلیم رات دن کے چوبیس گھنٹوں میں جس وقت بھی آپ کی (گنگوہی) خدمت میں حاضر ہوا آپ کے کمال حسن سیرت کا معترف ہو کر بے اختیار پکار اُٹھا: مَا هٰذَا بَشَرًا اِنْ هٰذَا اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ (سورۂ یوسف آیت نمبر ۳ ع ۱۴) اسی طرح حسن صورت کے قدر شناس صاحب بصارت شخص نے طفولیت و شباب اور کہولت و پیری کے چاروں زمانوں میں جس زمانے کے اندر بھی آپ کو دیکھا آپ کے حسن صورت کا عاشق و شیفتہ بن کر کہہ پڑا۔

آفاقہا گردیدہ ام مہر بتاں ورزیدہ ام
بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری[2]

---

[1] ارواح ثلاثہ ص ۳۳۹

[2] تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۶۰

اس عبارت میں جس جس بات کا ثبوت ہے وہ کسی صاحب فہم پر پوشیدہ نہیں یعنی یہ دیوبندی وہابی رشید احمد کے معاملے میں اہل بصیرت بھی ہیں، صاحب ذوق سلیم بھی ہیں، حسن صورت کے قدر دان بھی، اسی لئے رشید احمد سے بشریت کی نفی کرتے ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معاملے میں یہ لوگ بد باطن ذوق خبیث اور حسن صورت کے ناقدر دان ہیں۔ اسی لئے سیّدنا یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آقا محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے جیسا بشر کہتے ہیں۔

بھرے مجمع میں عورت کی شرم گاہ کا بیان:

ان پاکوں کی پاک مجلسوں کا حال بھی ملاحظہ فرمائیں لکھا ہے کہ ایک بار بھرے مجمع میں حضرت (گنگوہی) کی کسی تقریر پر ایک نوعمر دیہاتی بے تکلف پوچھ بیٹھا کہ حضرت جی عورت کی شرمگاہ کیسی ہوتی ہے آپ نے بے ساختہ فرمایا جیسا گیہوں کا دانہ۔ (تذکرۃ الرشید حصہ دوم ص ۱۰۰)

اب آپ غور فرمائیں کیا کسی مہذب انسان کی مجلس میں ایسا بیہودہ سوال ہو سکتا ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان دیوبندی حضرات کا ان کا ہم زمانہ لوگوں میں کیسا وقار تھا۔

اب ایک جھلک ان کے عقائد کی ملاحظہ ہو۔

عقیدہ نمبر ۱۳: قرآن پاک پر ایمان رکھنا باطل اور خرافات ہے:

یہی رشید احمد گنگوہی لکھتا ہے یہ جو کہتے ہیں کہ:

"علم غیب جمیع اشیاء کا آنحضرت کو کوئی ذاتی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کا عطا کیا ہوا ہے سو محض باطل اور خرافات میں سے ہے"[1]

معلوم ہوا کہ دیوبندیوں کے گروہ کے نزدیک قرآن کریم پر ایمان رکھتے ہوئے

---

[1] فتاویٰ رشیدیہ ص ۷۳

اس کے مطابق عقیدہ رکھنا خرافات میں سے ہے کیونکہ قرآن کریم کل شے کے علم کو حاوی ہے اور علم قرآن اللہ تعالیٰ کی عطا ہے اور ان کے نزدیک جمیع اشیاء کا علم عطائی ماننا خرافات ہوا لہٰذا قرآن پر ایمان رکھنا ان کے نزدیک باطل اور خرافات ہے۔

عقیدہ نمبر ۱۴: بقول گنگوہی جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے:

اسی گنگوہی صاحب نے لکھا ہے کہ

''کذب داخل تحت قدرت باری تعالیٰ جل وعلیٰ ہے''۔[1]

جس کا مطلب یہ ہے کہ دیو بندیوں کے نزدیک خدا کا جھوٹ بولنا ممکن ہے اور اسی طرح ان کا عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر وقت ہر شے کا علم نہیں۔

عقیدہ نمبر ۱۵: اللہ تعالیٰ بھی عالم الغیب نہیں:

ان کے شہید اسماعیل دہلوی نے لکھا ہے کہ

''غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے''۔[2]

یعنی غیب کو دریافت کر لینا جب چاہے یہ خدا کے ساتھ ہے' لہٰذا ثابت ہوا کہ خدا ہر شے کا عالم نہیں بلکہ جب چاہتا ہے غیب کی بات دریافت کر لیتا ہے۔

اگر دیو بندیوں کے عقائد باطلہ کی فہرست بنائی جائے تو ایک دفتر درکار ہے کیونکہ سمجھ دار کو اشارہ ہی کافی ہے' لہٰذا اسی پر اکتفا ہے۔

مزید ایک بات قارئین پر ظاہر کرنا زیادہ مناسب ہے کہ یہ دیو بندی وہابی' خارجی بھی ہیں۔ جو کہ اہل بیت اطہار کا بدترین دشمن ٹولہ ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ

---

۱ فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۲

۲ تقویۃ الایمان ص ۱۶

لاہور میں بعض خارجیوں نے مل کر ایک کتاب تالیف کی ہے جس کا نام "خلافت رشید ابن رشید امیر المؤمنین سیّدنا یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔

مذکورہ بالا عبارت اس رسوائے زمانہ کتاب کے سرورق پر لکھی ہوئی ہے یہ ذلیل کتاب ضبط بھی ہو چکی ہے اس میں سیّدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی ثابت کرنے اور یزید علیہ ما علیہ کو خلیفہ راشد ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے اور اس کتاب پر مندرجہ ذیل علماء کی تقریظیں ہیں:

۱- مولوی اظہار الحق شاہ صاحب ٹوبہ

۲- مولوی غلام محمد صاحب ڈیرہ غازی خان

۳- مولوی حمید الرحمان صاحب لاہور

۴- مولوی غلام مرشد صاحب شاہی مسجد لاہور

۵- مولانا عبد الجلیل صاحب ساہیوال

۶- مولانا ملک عطا محمد صاحب لاہور

۷- مولانا ظہیر الدین صاحب لائل پور

۸- مولانا عبد الحئی صاحب ڈیرہ غازی خان

۹- مولانا عبد الحمید صاحب شیخو پورہ

۱۰- مولانا عبد الغنی صاحب علاقہ چونیاں

۱۱- مولانا محمد اسماعیل صاحب گوجرانوالہ

۱۲- مولانا بشیر احمد صاحب سیالکوٹ

۱۳- محمد سلیمان صاحب لاہور

۱۴- نور الحسن بخاری ملتان

۱۵- ملک عبد العزیز ملتان عبد الحمید لدھیانوی

۱۶- مفتی محمد شفیع کراچی

۱۷- مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا

۱۸- ابوحفص صاحب خوشاب

۱۹- مولانا محی الدین صاحب لکھنوی

۲۰- مولانا عبدالستار صاحب لائل پور

۲۱- مولانا محمد علی صاحب کاندھلوی

۲۲- مولانا مودودی صاحب لاہور

۲۳- شمس الحق افغانی بہاولپور

۲۴- مولانا بہاؤالحق لاہور

۲۵- مولوی خیر محمد صاحب ملتان۔

ان میں سوائے مودودی کے جو کہ معجون مترکب ہے باقی بعض غیر مقلد وہابی اور اکثر دیوبندی وہابی ہیں، الحمدللہ! سنی صحیح العقیدہ عالم ایک بھی نہیں، اب ان کے متعلق فیصلہ ہماری تحریر کو پڑھنے والے خود کریں کہ یہ لوگ بھیڑ نما بھیڑیے ہیں"۔

ضمیمہ

میرے بعض احباب نے اس بات کی شکایت کی ہے کہ رسالہ بنام ''بھیڑ نما بھیڑیئے'' میں مودودی صاحب کی جو عبارت نقل کی گئی ہے وہ پوری عبارت نہیں پوری عبارت کو اگر دیکھا جائے وہ بالکل قرآن وحدیث کے مطابق ہے اور بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ مودودی صاحب کی بات غلط ہے تو قرآن و حدیث سے اس کا رد کیا جائے۔

لہٰذا احباب کی فرمائش پر مودودی صاحب کی مکمل عبارت اور اس پر تبصرہ بطور ''ضمیمہ'' اسی رسالہ میں درج کیا جاتا ہے۔

مودودی صاحب کی مکمل عبارت

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝

(سورہ نحل آیت نمبر ۲۰ تا ۲۱)

ترجمہ: اور وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں وہ کسی چیز کے بھی خالق نہیں ہیں مردہ ہیں نہ کہ زندہ اور انہیں کچھ معلوم نہیں ہے کہ انہیں کب دوبارہ زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔

تفسیر:

یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہاں خاص طور پر جن بناوٹی معبودوں کی تردید کی جا رہی ہے۔ وہ فرشتے یا جن یا شیاطین یا لکڑی پتھر کی مورتیاں نہیں ہیں بلکہ اصحاب قبور ہیں اس لئے کہ فرشتے اور شیاطین تو زندہ ہیں ان پر اموات غیر احیاء کے الفاظ کا اطلاق نہیں ہو سکتا اور لکڑی پتھر کی مورتیوں کے معاملے بعث بعد الموت کا کوئی سوال نہیں ہے، اس لئے مَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ کے الفاظ انہیں خارج از بحث کر دیتے ہیں اب لامحالہ اس آیت میں اَلَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سے مراد انبیاء اولیاء شہداء صالحین اور دوسرے غیر معمولی انسان ہی ہیں جن کو غالی، معتقدین داتا، مشکل کشا، فریادرس، غریب نواز گنج بخش اور نامعلوم کیا کیا قرار دے کہ اپنی حاجت روائی کے لئے پکارنا شروع کر دیتے ہیں اس کے جواب میں اگر کوئی یہ کہے کہ عرب میں اس نوعیت کے معبود نہیں پائے جاتے تھے تو ہم عرض کریں کہ جاہلیت عرب کی تاریخ سے ان کی ناواقفیت کا ثبوت ہے کون پڑھا لکھا نہیں جانتا کہ عرب کے متعدد

قبائل ربیعہ کلب، تغلب، قضاء کنانہ، حرث، کعب، کندہ وغیرہ میں کثرت سے عیسائی اور یہودی پائے جاتے تھے اور یہ دونوں مذاہب بری طرح انبیاء اور اولیاء شہداء کی پرستش سے آلودہ تھے پھر مشرکین عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبود گزرے ہوئے انسان ہی تھے جنہیں بعد کی نسلوں نے خدا بنالیا تھا بخاری میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ ود، سواع، یعوق، یعقوب نسر یہ سب صالحین کے نام ہیں جنہیں بعد کے لوگ بت بنا بیٹھے۔ حضرت عائشہ کی روایت ہے کہ اساف اور نائلہ دونوں انسان تھے اسی طرح کی روایات منات اور عزیٰ کے بارے میں بھی موجود ہیں اور مشرکین کا یہ عقیدہ بھی روایات میں آیا ہے کہ لات اور عزیٰ اللہ کے ایسے پیارے تھے کہ اللہ میاں جاڑا لات کے ہاں اور گرمی عزیٰ کے ہاں بسر کرتے تھے[1]

پیشتر اس کے کہ مودودی صاحب کی عبارت پر محققانہ تبصرہ کیا جائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک فرمان ذہن نشین کرا دینا ضروری ہے وہ یہ ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اپنی امت کے مختلف گروہوں کے بارے میں بیان:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ ثَلٰثاً وَّسَبْعِیْنَ مِلَّۃً کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً قَالُوْا مَنْ ھِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ [2]

ترجمہ: میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے سوائے ایک کے سب جہنمی ہیں۔ لوگوں نے کہا کہ وہ کونسا فرقہ ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو میرے اور میرے صحابہ کے طریق پر ہوں گے۔ لہٰذا نبی اکرم

---

[1] تفہیم القرآن جلد ۲ ص ۵۳۲، ۵۳۳

[2] مشکوٰۃ شریف ص ۳۰ سطر نمبر ۱۶

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین کے خلاف جانے والا خواہ فرد ہو یا جماعت وہ جہنمی ہے۔

آمدم برسر مطلب:

اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کا مودودی ترجمہ:

وہ دوسری ہستیاں جنہیں اللہ کو چھوڑ کر لوگ پکارتے ہیں۔

یعنی یدعون سے مراد پکارتے ہیں اور من دون اللہ مراد خدا کے سوائے دوسری ہستیاں ہیں اب آپ صحابہ کرام اور تابعین اور دیگر مفسرین اہلسنّت رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں۔

مفسر قرآن سیّدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ

وَالَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا لَا یَقْدِرُوْنَ اَنْ یَّخْلُقُوْا شَیْاءً کَخَلْقِنَا وَھُمْ یُخْلَقُوْنَ یَنْحِتُوْنَ مَخْلُوْقَۃً مَنْحُوْتَۃً اَمْوَاتٌ اَصْنَامٌ ، اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَاءٍ وَّمَا یَشْعُرُوْنَ یَعْنِی الْاٰلِھَۃِ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ مِنَ الْقُبُوْرِ فَیُحَاسِبُوْنَ [1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تدعون کا ترجمہ تعبدون یعنی عبادت کرنا کیا ہے اور ہم یخلقون کا معنی ینحتون کر کے یہ ثابت کر دیا کہ وہ گھڑی ہوئی تراشی ہوئی مخلوق ہیں اور اموات کا معنی صاف طور پر اصنام یعنی بت بے جان کیا ہے۔

کیا کوئی ایمان دار یہ کہنے کی جرات بھی کر سکتا ہے کہ صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان کردہ ترجمہ غلط ہے اور مودودی کا ترجمہ صحیح ہے؟

---

[1] تفسیر ابن عباس ص ۱۶۸، ۱۶۹

امام المفسرین ابو جعفر محمد بن جریر طبری کی تفسیر:

ابن جریر طبری چار صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور اکابر آئمہ اسلام سے ہیں۔

محمد بن اسحٰق بن خزیمہ جو محدث ابن خزیمہ کے نام سے مشہور ہیں، فرماتے ہیں۔

مَا اَعْلَمُ عَلٰى اَدِيْمِ الْاَرْضِ اَعْلَمَ مِنْ (ابن جریر) یعنی میرے علم میں نہیں ہے کہ روئے زمین پر کوئی ابن جریر سے بڑا عالم ہو۔

آپ ابن جریر اسی آیت مذکورہ بالا کے ماتحت لکھتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَوْثَانُكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَيُّهَا النَّاسُ اٰلِهَة ۔ یعنی تمہارے بت جن کو تم معبود سمجھتے ہو امام المفسرین نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ کا ترجمہ اوثان یعنی بت کیا ہے اور اموات غیر احیاء کے متعلق مندرجہ ذیل حدیث نقل فرماتے ہیں۔

حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ ثَنَا يَزِيْدُ قَالَ ثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ قَوْلُهٗ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَهِيَ هٰذِهِ الْاَوْثَانُ الَّتِيْ تَعْبُدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ لَا اَرْوَاحَ فِيْهَا[1]

حضرت قتادہ تابعی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالٰی کے قول اموات غیر احیاء سے مراد وہ بت ہیں خدا کے سوا جن کی عبادت کی جاتی ہے وہ مردے ہیں جن میں کبھی روح نہ تھی۔

ہم پوچھتے ہیں کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین کے شاگرد و تابعی لوگ قرآن کا جو مطلب بیان فرمادیں وہ درست ہوگا یا چودھویں صدی کے سیاسی لیڈر کا

حافظ حدیث اسماعیل بن کثیر دمشقی، مفسر قرآن فرماتے ہیں

یہ آٹھ صدی ہجری کے بزرگ ہیں اور ابن کثیر کے نام سے مشہور ہیں اسی آیت کے ماتحت لکھتے ہیں:

---

[1] تفسیر ابن جریر پارہ نمبر ۱۴ ص ۹۳

اَخۡبَرَ اَنَّ الۡاَصۡنَامَ الَّتِیۡ یَدۡعُوۡنَهَا مِنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ لَا یَخۡلُقُوۡنَ شَیۡئًا وَّهُمۡ یُخۡلَقُوۡنَ کَمَا قَالَ الۡخَلِیۡلُ اَتَعۡبُدُوۡنَ مَا تَنۡحِتُوۡنَ وَاللّٰهُ خَلَقَکُمۡ وَمَا تَعۡمَلُوۡنَ وَقَوۡلُهٗ اَمۡوَاتٌ غَیۡرُ اَحۡیَآءٍ اَیۡ هِیَ جَمَادَاتٌ لَّا اَرۡوَاحَ فِیۡهَا فَلَا تَسۡمَعُ وَلَا تُبۡصِرُ وَلَا تَعۡقِلُ[1]

اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ وہ بت جن کو لوگ پوجتے ہیں اللہ کے سوا وہ کچھ بھی پیدا نہیں کرتے، بلکہ وہ گھڑے گئے ہیں جیسا کہ اللہ کے خلیل نے فرمایا کہ تم انہیں پوجتے ہو جن کو خود گھڑتے ہو، حالانکہ تمہارا اور تمہارے عملوں کا اللہ تعالیٰ ہی خالق ہے اور اموات غیر احیاء کا معنی ہے کہ وہ جمادات ہیں ان میں روح نہیں وہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں نہ ان کو کوئی عقل ہے۔

سبحان اللہ! مودودی صاحب کے فرمان کے مطابق تو انبیاء، اولیاء، شہداء، صالحین سب کے سب بہرے، اندھے اور بے عقل ثابت ہوئے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ جو تفسیر اس مقام پر مودودی صاحب نے کی ہے وہ کسی صحابی، تابعی اور کسی بھی مفسر اہلسنت نے نہیں کی بلکہ تفسیر جلالین شریف اور بیضاوی شریف جو درس نظامی میں داخل ہیں، اگر مودودی صاحب ان دو ہی تفسیروں کو دیکھ لیتے تب بھی انبیاء، اولیاء، شہداء صالحین کی شان میں گستاخی نہ کرتے۔

لہٰذا یہ تفسیر دیانت پر مبنی نہیں اس کی ایک دلیل یہ بھی ہے کہ مودودی صاحب تفہیم القرآن جلد نمبر ا ص ۳۹۷ پر سورۂ نساء کی آیت

اِنۡ یَّدۡعُوۡنَ مِنۡ دُوۡنِهٖۤ اِلَّاۤ اِنٰثًا ۚ وَاِنۡ یَّدۡعُوۡنَ اِلَّا شَیۡطٰنًا مَّرِیۡدًا ۝

کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

"وہ اللہ کو چھوڑ کر دیویوں کو معبود بناتے ہیں وہ اس باغی شیطان کو معبود

---

[1] تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۵۶۵

بناتے ہیں''۔

اس مقام پر یَدۡعُوۡنَ کا ترجمہ معبود بنانا کیا ہے، اور مِنۡ دُوۡنِہٖ کا ترجمہ دیویاں کیا ہے اور جب مقبولانِ بارگاہِ خداوندی کی تنقیصِ شان کا شوق گدگدایا تو یَدۡعُوۡنَ کا ترجمہ پکارنا کر دیا اور مِنۡ دُوۡنِ اللّٰہِ سے مراد بناوٹی معبود انبیاء، اولیاء، شہداء صالحین قرار دے دیا۔

مودودی صاحب اپنی تردید آپ ہی کرتے ہیں:

اگر مودودی صاحب کے خیالات کا رد دیگر دلائل سے نہ بھی کیا جائے تو مودودی صاحب کی اپنی تحریر ہی ان کے زعم باطل کو رد کرتی ہے، مودودی صاحب لکھتے ہیں:

مشرکین عرب کے اکثر نہیں تو بہت سے معبود وہ گزرے ہوئے انسان ہی تھے جنہیں بعد کی نسلوں نے خدا بنا لیا تھا، بخاری میں ابن عباس سے روایت ہے کہ وَدّ سواع، یغوث، یعوق، نسر یہ سب صالحین کے نام ہیں جنہیں بعد کے لوگ بُت بنا بیٹھے[1]

اب ہم مودودی صاحب اور ان کی تمام روحانی اولاد سے پوچھتے ہیں کہ

☆......آج امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نے کسی ولی شہید یا نبی کا بت بنایا ہوا ہے؟

☆......اور اُن بنائے ہوئے بت یا کسی بزرگ کو یہ مسلمان لوگ خدا سمجھتے ہیں؟

☆......کیا قبروں پر لفظ بت کا اطلاق جائز ہے، اگر جائز ہے تو ان کی زیارت کا جواز کیسا؟

☆......کیا بتوں کی زیارت کی اجازت شریعت پاک میں ہے؟

☆......کیا کسی نبی، صالح کو پکارنا ہی اس کے خدا ہونے کے لئے کافی ثبوت ہے؟

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر فریاد کرنا:

ہم ایک صحیح حدیث شریف پیش کرتے ہیں:

رَوٰی ابۡنُ اَبِیۡ شَیۡبَۃَ بِاِسۡنَادِ ابن ابی شیبہ صحیح سند کے ساتھ ابو صالح

[1] تفہیم القرآن جلد ۲ ص ۵۳۳

صَحِيحٍ مِنْ رِوَايَةِ اَبِیْ صَالِحِ السَّمَانِ عَنْ مَالِكِ الدَّارِيِّ وَكَانَ خَازِنَ عُمَرَ قَالَ اَصَابُ النَّاسَ قَحْطٌ فِیْ زَمَنِ عُمَرَ فَجَاءَ رَجُلٌ اِلٰى قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِسْتَسْقِ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّهُمْ قَدْهَلَكُوْا (الحدیث)

سمان سے وہ مالک داری سے جو عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے خازن تھے ، روایت کرتے ہیں کہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں قحط پڑ گیا، ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر آیا اور کہا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت کے لئے طلب باراں فرمائیے کہ وہ ہلاکت کو پہنچ گئی ہے۔

(فتح الباری شرح بخاری جز رابع ص ۳۴۳ مطبوعہ نولکشور)

اس کے بعد حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ یہ قبر انور پر آ کر فریاد کرنے والا شخص کون تھا؟

هُوَ بِلَالُ بْنُ حَارِثٍ الْمَزْنِيُّ اَحَدُ الصَّحَابَةِ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

یعنی یہ فریادی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا صحابی حضرت بلال بن حارث مزنی تھا (رضی اللہ تعالیٰ)

مندرجہ بالا حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ مصیبت کے وقت مقبولانِ بارگاہِ خداوندی میں کسی کی قبر پر جا کر اسے پکارنا اپنی حاجت روائی کے لئے صحابی کا فعل ہے اور یہ شرک نہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مودودی صاحب کے خیالات باطلہ سب ھَبَاءً مَّنْثُوْرًا ہیں۔

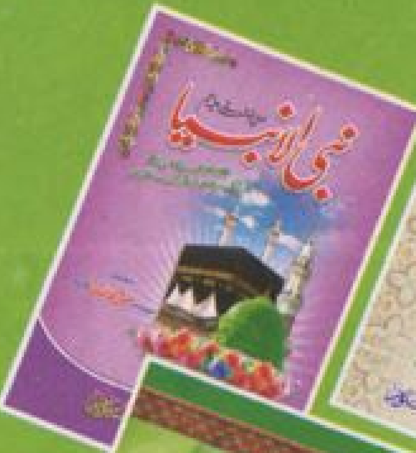
وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ

اس پمفلٹ کو پڑھنے کے بعد اپنے پاس رکھنے کی بجائے دیگر احباب کو دے دیجئے تا کہ اس تبلیغی مشن میں آپ کا بھی حصہ پڑ جائے اور آپ بھی ثواب دارین سے مستفیض ہو سکیں۔ ادارہ

امام المناظرین مفسر قرآن

حضرت علامہ مولانا صوفی محمد اللہ دتا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

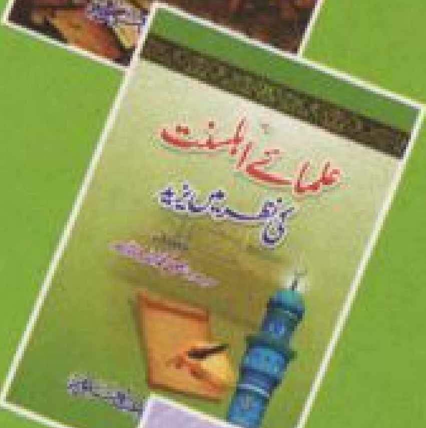
کی قابل مطالعہ کتابیں



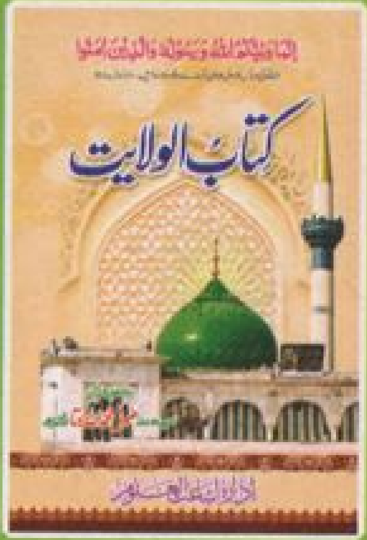


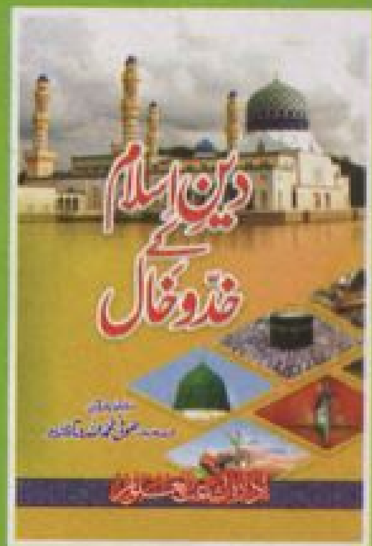


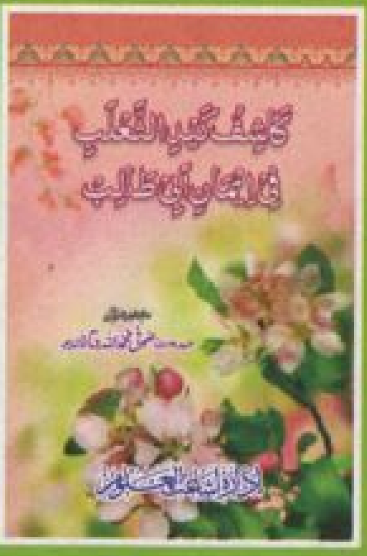


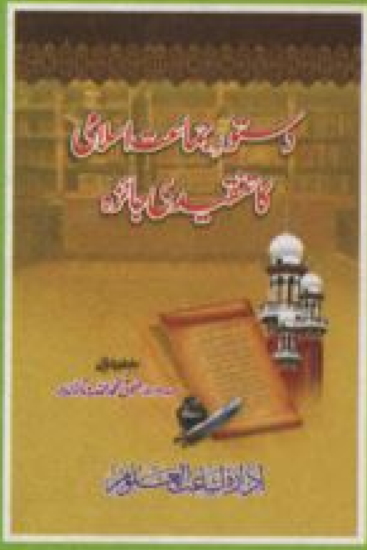












ادارہ اشاعت العلوم

جامع مسجد حنفیہ وسن پورہ لاہور